LENIN

لینن

کارل مارکس، مختصر سوانح حیات

KARL MARX, A BRIEF BIOGRAPHY

جس میں مارکس ازم کی تشریح بھی شامل ہے

(اقتباس)

1915

کارل مارکس 5 مئی 1818 کو شہر ترید (دریائے رائن کے کنارے والے پروشیا) میں پیدا ہوئے۔ مارکس کے باپ ایک یہودی وکیل تھے جنہوں نے 1824 میں مسیحی فرقے پروٹسٹنٹ کا مذہب قبول کرلیا۔ پورا گھرانہ خوش حال تھا، مہذب تھا مگر انقلابی نہیں تھا۔ ترید میں جمنازیم کی تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد مارکس نے یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا۔ پہلے بون میں پھر برلن یونیورسٹی میں، انہوں نے قانون کی تعلیم حاصل کی اور خاص طور سے تاریخ اور فلسفہ کا مطالعہ کیا۔ 1841 تک ان کی باقاعدہ طالب علمی آخری منزل کو پہنچ گئی اور انہوں نے اپیکیوریس کے فلسفے پر اپنا تحقیقی مقالہ ڈاکٹری کی سند حاصل کرنے کے لئے پیش کردیا۔ خیالات کے لحاظ سے کارل مارکس اس وقت تک ہیگل فلسفی کے عینی (آئیڈیلسٹ) نظریے کو مانتے تھے۔ برلن میں بھی ان کا حلقہ ''ہیگل کے بائیں بازو والے حامیوں'' کا تھا (مثلاً برونو باؤیر وغیرہ)۔ ان لوگوں کی کوشش یہ رہتی تھی کہ ہیگل کے فلسفے سے لامذہبیت کے خیالات اور انقلابی نتیجے اخذ کریں۔

یونیورسٹی سے گرایجویٹ ہو چکنے کے بعد مارکس شہر بون آگئے جہاں ان کا ارادہ پروفیسری کرنے کا تھا۔ لیکن

یہاں انہیں نظر آیا کہ حکومت کی پالیسی سخت رجعت پرستی کی ہے۔حکومت نے فلسفی لڈوگ فائر باخ کو1832 میں یونیورسٹی کی مسند سے نکال دیااور1836 میں اسے یونیورسٹی واپس آنے سے روک دیااور1841 میں نوجوان پروفیسر برونو باؤیر کے بون یونیورسٹی میں لیکچر دینے پر پابندی لگادی۔یہ سب دیکھ کر مارکس نے استاد کی زندگی بسر کرنے کے ارادے سے ہاتھ دھو لئے ۔یہ اس زمانے کی بات ہے ہیگل کے بائیں بازو والے حامیوں کے خیالات جرمنی میں بڑی تیزی سے پھیل رہے تھے۔لڈوگ فائر باخ نے1836ءاوراس کے بعد خاص طور پر دینیات پر کھلی نکتہ چینی شروع کردی اور وہ مادیت کے نظرئے کی جانب مڑنے لگے جو آگے چل کر 1841ء میں فائر باخ کے فلسفے پر حاوی ہو گیا(''مسیحیت کی اصلیت'' تصنیف کیا) پھر1843ء میں ان کی کتاب ''مستقبل کے فلسفے کے اصول'' سامنے آئی۔ان کتابوں کے بارے میں اینگلز نے آگے چل کرلکھا کہ ان کتابوں میں " کس قدر نجات دینے والا گہرا اثر ہےاس کا تجربہ ہرایک کوضرور ہوگا۔ہم (یعنی ہیگل کے بائیں بازو والے حامی جن میں مارکس بھی شامل تھے)''سب کے سب ایک دم فائر باخ کے حامی ہو گئے ۔'' ان ہی دنوں رائنی علاقے کے ریڈیکل بورژوالوگوں نے ،جنہیں ہیگل کے گرم جوش حامیوں سے کہیں کہیں اتفاق رائے تھا،کولون شہر سے ایک مخالفانہ پرچہ نکالا Rheinische Zeitung (یکم جنوری1842ءکواس کا پہلا نمبر آیا) مارکس اور برونو باؤیردونوں کودعوت دی گئی تھی کہ وہ خاص طور پراس پرچے کے لئے لکھا کریں۔اکتوبر1842ء میں کارل مارکس اس اخبار کے چیف ایڈیٹر ہو گئے اور شہر بون سے کولون ۔مارکس کی ایڈیٹری میں اس اخبار کا جمہوری رنگ زیادہ سے زیادہ کھلتا گیا۔پہلے تو حکومت نے اس اخبار پر دوہری تہری سنسر شپ لگائی اور پھر یکم جنوری 1843ءکوفیصلہ کیا کہ پرچے کو بالکل ہی کچل دیا جائے ۔قریب قریب اسی زمانے میں مارکس کو مجبور ہو کر ایڈیٹری سے استعفیٰ دینا پڑا۔لیکن بچاؤ کی صورت یوں بھی نہ ہوئی اور بالآخر مارچ1843ء میں یہ اخبار بالکل ہی بیٹھ گیا۔مارکس نے اس اخبار میں جو خاص اہم مضامین لکھے ہیں ان میں اور مضامین کے علاوہ اینگلز نے ایک اور مضمون کا اندراج کیا جوموزل کی وادی میں انگور کے کاشتکاروں کی حالت کے بارے میں لکھا گیا۔اخباری سرگرمیوں نے مارکس پر واضح کر دیا کہ سیاسی معاشیات سے ان کی واقفیت کافی نہیں ہے، چنانچہ وہ اسی موضوع کا مطالعہ کرنے میں پورے جوش وخروش سے لگ گئے ۔مارکس نے1843 میں کروز ناخ شہر میں جینی فون ویسٹ فالین سے شادی کر لی۔

دونوں بچپن کے دوست تھے اور طالب علمی کے ہی زمانے میں شادی طے ہو چکی تھی۔ مارکس کی بیوی پروشیا کے اونچے گھرانوں میں سے ایک رجعت پرست خاندان کی لڑکی تھیں۔ ان کا بڑا بھائی 1808--1850 کے نہایت رجعت دور میں پروشیا کا وزیر داخلہ رہا تھا۔ 1843 کے موسم خزاں میں مارکس پیرس گئے تا کہ وہاں سے ایک ریڈیکل رسالہ نکال سکیں۔ مارکس کے ساتھ آرنلڈ روگے بھی تھا (جو 1802 میں پیدا ہوا۔ وہ بھی ہیگل کے گرمجوش حامیوں میں سے تھا۔ 1820 سے 1830 تک جیل میں رہا۔ 1848 کے بعد سیاسی جلاوطن قرار پایا اور 1866ء سے 1870ء تک بسمارک کا حامی رہا۔ 1880ء میں مرگیا) اس رسالے Deutsch Franzosische Jahrbucher کا صرف ایک ہی شمارہ نکل پایا کیونکہ جرمنی میں چوری چھپے اخبار تقسیم کرنے کی مشکلات نے اور روگے سے اختلاف نے رسالے کی اشاعت رکوا دی۔ اس رسالے میں مارکس نے جو مضامین لکھے انہی میں مارکس ایک انقلابی نظر آتے ہیں، وہ پرچار کرتے ہیں کہ ''موجودات میں ہر چیز پر بیباک اور بے لاگ تنقید ہونی چاہیے'' خاص طور سے ''ہتھیاروں سے تنقید'' اور انہی میں مارکس نے عوام اور پرولتاریہ سے اپیل شروع کر دی تھی۔

ستمبر 1844 میں فریڈرک اینگلز چند دنوں کے لئے پیرس آئے تھے، اس کے بعد سے وہ مارکس کے بہترین اور جگری دوست بن گئے۔ ان دنوں پیرس میں انقلابی ٹولیوں کی زندگی اندر ہی اندر ابل رہی تھی، مارکس اور اینگلز دونوں نے اس میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیا (خاص طور سے فلسفی پرودھوں کے نظریے کا ذکر کیا جا سکتا ہے جسے مارکس نے اپنی تصنیف ''فلسفے کا افلاس'' 1847ء سے بالکل ڈھا دیا)۔ ان دونوں نے بڑی پامردی سے پیٹی بورژوا قسم کے سوشلزم کے مختلف نظریوں سے جنگ کی اور اس نظریے کا نقشہ تیا کیا جو انقلابی پرولتاری سوشلزم یا کمیونزم (مارکس ازم) کا نظریہ تھا اور اس کا طریقہ کار طے کیا۔ اس سلسلے میں مارکس کی اس زمانے کی (1844--1848ء) تحریریں دیکھی جا سکتی ہیں۔ 1845ء میں پروشیا کی حکومت کے لگاتار اصرار پر مارکس کو پیرس سے اس الزام میں نکال دیا گیا کہ وہ ایک خطرناک انقلابی ہیں۔ یہاں سے وہ بروسلز شہر چلے گئے۔ 1847 کے موسم بہار میں مارکس اور اینگلز دونوں نے ایک خفیہ پروپیگنڈہ سوسائٹی میں شرکت کر لی۔ سوسائٹی کا نام ''کمیونسٹ لیگ'' تھا۔ اور جب (لندن میں نومبر 1847ء میں) ''کمیونسٹ لیگ'' کی دوسری کانگرس ہوئی تو ان

دونوں نے اس میں بہت نمایاں حصہ لیا۔ اسی سوسائٹی کے کہنے پر انہوں نے مشہور ''کمیونسٹ پارٹی کا مینی فسٹو'' تیار کیا جو فروری 1848 میں چھپ کر سامنے آیا۔ یہ مینی فسٹو نہایت وضاحت اور کمال ذہانت کے ساتھ دنیا کے ایک نئے تصور کا خاکہ پیش کرتا ہے، ایک نہایت مرتب اور باضابطہ مادیت کے نظریے کا پتہ دیتا ہے، ایسا نظریہ جس کے دائرہ میں پوری سماجی زندگی آ جاتی ہے، جدلیات آ جاتی ہیں، جو ارتقائے کائنات کا نہایت گہرا اور جامع تصور ہے، وہ نظریہ جو طبقاتی جدوجہد اور پرولتاریہ کے تاریخی انقلابی رول کو اجاگر کرتا ہے جو نئے کمیونسٹ سماج کا جنم داتا ہے۔

جب فروری 1848 کا انقلاب شروع ہوا تو مارکس کو بلجیم سے بھی نکال دیا گیا۔ وہ پھر پیرس آئے، یہاں مارچ کے انقلاب کے بعد وہ جرمنی کے کولون شہر چلے آئے۔ کولون میں پہلی جون 1848 سے Neue Rheinsche Zeitung (نیا رائنی اخبار) نکلنا شروع ہوا۔ مارکس اس کے چیف ایڈیٹر تھے۔ یہ اخبار 19 مئی 1849 تک نکلا۔ 1848 اور 1849 کے انقلابی واقعات نے نظریے کی بہت روشن طریقے سے تصدیق کر دی۔ اور یہ تصدیق اسکے بعد سے دنیا کے تمام ملکوں کی پرولتاری اور جمہوری تحریک ہمیشہ کرتی رہی ہے۔ انقلاب کے دشمنوں کو فتح ہاتھ آئی تو انہوں نے چھوٹتے ہی مارکس کے خلاف عدالتی کاروائی کی (9 فروری 1849 کو مارکس اس مقدمے سے بری ہو گئے) اور بعد میں انہیں جرمنی سے نکال دیا (16 مئی، 1849)۔ مارکس اس بار پھر جلاوطن ہو کر سیدھے پیرس پہنچے لیکن جب 13 جون 1849 کا مظاہرہ ہوا تو انہیں پھر پیرس سے نکال دیا گیا اور یہاں سے وہ لندن چلے گئے، مارکس اپنی زندگی کے آخری لمحے تک لندن میں ہی رہے۔

سیاسی جلاوطن کی حیثیت سے مارکس کی زندگی بڑی مصیبتوں کی زندگی تھی۔ مارکس اور اینگلز کے درمیان جو خط و کتابت ہوتی رہی (اور 1913 میں شائع ہوئی ہے) اس سے یہ صاف نظر آتا ہے۔ مارکس اور ان کے کنبے کو انتہائی غریبی اور افلاس کے دن کاٹنے پڑے۔ اگر اینگلز نے مسلسل ایثار کر کے مارکس کی مالی امداد نہ کی ہوتی تو مارکس ''سرمایہ'' پر اپنا کام تو کیا ختم کرتے، خود بھوک اور افلاس کے ہاتھوں ختم ہو جاتے۔ ایک طرف یہ حالات تھے، دوسری طرف پیٹی بورژوا طبقے کے رجحانات اور ایسے نظریے جو بالکل غیر پرولتاری سوشلزم کے خیالات پھیلاتے ہیں، ہر طرف چھائے ہوئے تھے، انہوں نے مارکس کو مجبور کیا کہ وہ ان نظریوں سے لگاتار اور بیباکانہ

جنگ کریں اور کبھی کبھی تو انہیں نہایت بے شرم گندے اور رکیک ذاتی حملوں کا جواب دینا پڑ (مثلاً Herr Vogt میں [مسٹر فوگٹ]) ۔ سیاسی جلاوطنوں کے حلقوں سے الگ تھلگ رہ کر مارکس نے کئی تاریخی تصنیفوں میں اپنا مادیت کا نظریہ ڈھالا اور اپنی تمام کوششوں کو سیاسی معاشیات کے مطالعہ کے لئے بڑی حد تک وقف کردیا۔ مارکس نے اس علم کی پوری کائنات میں (آگے عنوان ''مارکس کے افکار'') ''سیاسی معاشیات کی تنقید پر'' (1859) اور کتاب ''سرمایہ'' (1867، جلد 1) لکھ کر انقلاب برپا کردیا۔

انیسویں صدی کی چھٹی دہائی کے آخر اور ساتویں دہائی کے زمانے میں جمہوری تحریکوں میں جو دوبارہ جان پڑی تو مارکس کو پھر سے عملی سرگرمیوں کا بلاوا ملا۔ (28 ستمبر) 1864 میں لندن میں ''محنت کرنے والوں کی انٹرنیشنل ایسوسی ایشن'' قائم کی گئی جو پہلی انٹرنیشنل کے نام سے مشہور ہے مارکس اس انجمن کے روح رواں بن گئے۔ اس کی پہلی ''اپیل'' (محنت کرنے والوں کی انٹرنیشنل ایسوسی ایشن کا تاسیسی مینی فسٹو) بھی مارکس نے تیار کی اور نہ جانے کتنے ہی اعلان اور اعلان نامے مارکس کے قلم سے ترتیب پائے۔ مختلف ملکوں کی مزدور تحریکوں میں اشتراک پیدا کرکے اور اس کی زبردست کوشش کرکے کہ مارکسی نظرے سے پہلے کے غیر پرولتاری سوشلزم کو ماننے والی مختلف شکلیں جوڑ کر سرگرمیوں کی ایک ہی راہ پر لگادی جایں اور ان مختلف شکلوں، مختلف گروہوں اور فرقوں کے نظرے سے مقابلہ کرکے مارکس نے مختلف ملکوں کے مزدور طبقے کی پرولتاری جدوجہد کے لئے ایک متناسب اور سڈول حکمت عملی ڈھال لی۔ (مارکسی نظرے سے پہلے غیر پرولتاری سوشلزم کی شکلیں اس طرح کی تھیں جیسے ماتیسنی پرودھوں اور باکونن کے نظریے، انگلینڈ کی لبرل ٹریڈ یونین تحریک، جرمنی کی لاسال والی تحریک جو داہنی طرف جھکی ہوئی تھی، وغیرہ۔) 1871 میں جب پیرس کمیون ختم ہوگیا (اپنے مضمون 1871 کی ''فرانس میں خانہ جنگی'' میں) مارکس نے اس واقعے کا گہرا، واضح، روشن، موثر اور انقلابی تجزیہ کیا ہے اور اس کے بعد باکونن کے ماننے والوں کے ہاتھوں پہلی انٹرنیشنل کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے تو یورپ میں اس جماعت کا باقی رہنا ممکن نہیں رہا۔ ھیگ میں پہلی انٹرنیشنل کی کانگرس 1872 میں ہوئی تو مارکس نے اس کی جنرل کونسل کو یورپ سے نیویارک منتقل کرادیا۔ پہلی انٹرنیشنل نے اپنا تاریخی فریضہ انجام دے دیا تھا اور ایک ایسے دور کی راہ ہموار کردی تھی جس میں تمام دنیا کے ملکوں کی مزدور تحریک بے پناہ طریقے پر بڑھ سکے اور پھیل سکے۔ ایسا دور آیا جب کہ تحریک وسعت میں بھی بڑھی اور

الگ الگ قومی ریاستوں میں عوام کے درمیان سوشلسٹ مزدور پارٹیاں وجود میں آ گئیں۔

انٹرنیشنل کے لئے جان توڑ کوششوں نے اور اس سے بھی زیادہ فکری مصروفیتوں نے مارکس کی صحت بالکل خاک میں ملا دی۔ سیاسی معاشیات کو ادل بدل کر ٹھیک شکل دینے کے لئے اور اپنی تصنیف ''سرمایہ'' کو پورا کرنے کے لئے انہوں نے بیشمار نیا مصالحہ فراہم کیا، کئی زبانیں (مثلاً روسی) سیکھیں۔ وہ اس قدر کام کرتے تھے کہ تندرستی ہاتھ سے جاتی رہی اور صحت کی خرابی نے انہیں اپنی تصنیف ''سرمایہ'' کو مکمل نہ کرنے دیا۔

2 دسمبر 1881 کو ان کی بیوی جینی کا انتقال ہو گیا اور 14 مارچ 1883 کو مارکس اپنی آرام کرسی پر ہمیشہ کے لئے سو گئے۔ آج لندن کے ہائی گیٹ قبرستان میں مارکس اور ان کی بیوی آرام کر رہے ہیں۔ مارکس کی اولاد میں سے کچھ تو بچپن میں انتقال کر گئے جب اس خاندان کو سخت افلاس کا سامنا تھا۔ تین بیٹیوں یولینگ، لاورا لافارگ اور جینی لونگے نے انگریز اور فرنچ سوشلسٹوں سے شادی کر لی۔ جینی لونگے کا بیٹا فرانسیسی سوشلسٹ پارٹی کا ممبر ہے۔

لینن کا مجموعہ تصانیف، پانچواں ایڈیشن، جلد 26، صفحات 43 تا 50۔

جولائی، نومبر 1914 میں لکھا گیا۔ پہلی بار 1915 میں " گرانات انسائیکلوپیڈیا کے ساتویں ایڈیشن کی جلد 28 میں شائع ہوا۔

اس اقتباس کو مارکسسٹس انٹرنیٹ آرکائیو کے لیے ابن حسن نے ترتیب دیا۔
کمپوزنگ: نوید، سجاد شاہ، احسن، امان اللہ، ابن حسن
نظر ثانی ترجمہ: ابن حسن
اپنی رائے اور تجاویز کے لیے درج ذیل پتے پر رابطہ کریں۔

hasan@marxists.org